چاہیئے - شانتی ساگر کچھ جواب نہ دے سکے اور اپنا سامنہ لیکر اپاسرہ کو چلے گئے تمام لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے - اور آپ کی علمیت اور حاضر جوابی کی تعریف کرنے لگے - احمد آباد کے جینیوں پر اس مباحثے کا اثر نہایت گہرا ہوا - الغرض شانتی ساگر کا جادہ ٹوٹ گیا - اور آپ کی شہرت کی دھاک بندھ گئی -

## شری شترنجہ جی کی یاترا

آپ اور آپ کے ہمراہی سادھو شری شترنجہ تیرتھ کی یاترا کے لئے بیقرار تھے باوجود احمد آباد نواسیوں کی درخواست کے آپ نے جلد پالی تانہ کا قصد کر لیا - اور منزل بمنزل سفر کرتے ہوئے پالی تانہ جا پہنچے -

جین شاستروں میں شری شترنجہ تیرتھ کی بہت فضیلت بیان کی ہے - اور اسے شاشوتا (ہمیشہ قایم رہنے والا) تسلیم کیا ہے - لاانتہا مرد و زن نے شترنجہ پہاڑ پر تپ جپ کر کے موکش پراپت کیا ہے - اوّل تیرتھنکر شری آدیشور بھگوان کے نام سے یہ تیرتھ خاص وابستہ ہے - کیونکہ آپ وہاں ننّانوے ۹۹ دفعہ تشریف لائے اور چترماس کئے - ان کے فرزند ارجمند راجہ بھرت پہلا چکرورتی جس کے نام سے بھارت ورش نام رکھا گیا ہے - رین رکھ (کھرنی کا درخت) جس کے نیچے عموماً آدیشور بھگوان تشریف فرما ہوتے تھے - ایک خوبصورت اور وسیع مندر بنوایا - بھرت چکرورتی کے بعد بہت سے نامی گرامی راجاؤں سیٹھوں نے مختلف وقتوں میں اس کی مرمت کرائی - مہاراج شری رام چندر جی و پانڈو راجہ وغیرہ کے نام خاص قابل ذکر ہیں غرض جین سماج کے نزدیک یہ نہایت ہی متبرک تیرتھ ہے - اور مشہور آچاریوں نے اس کی تعریف میں بہت سی نظم اور نثر لکھی ہیں -

آپ معہ ہمراہی سادھوؤں کے اس مقدّس تیرتھ کی یاترا کرنیکے لئے علی الصباح پہاڑ پر چڑھنے لگے۔ کُل نو ٹونکیں (۹ حصّے) ہیں۔ ان تمام میں چھوٹے بڑے ستائیس سو (۲۷۰۰) مندر ہیں۔ سب سے بڑے مندر میں آدیشور بھگوان کی منوہر مورتی کے درشن کر کے دل نہایت شاد ہوا۔ اور وہاں خود ساختہ بھجن سے بھگوان کی اوستتی کی۔

## بھجن

اب تو پار بھئے ہم سادھو شری سدّھ اچل درشن کرے رے

(۱) آدیشور جن مہر کری اب پاپ ٹل سب دور بھیو رے
تن من پاون بھوی جن کیرو۔ نرکھی جنند چند سکھ تھیو رے
(۲) پُنڈریک پرو مانی ہو سیدھا۔ سدھ کھشیتر ہم جانچ لیو رے
پشو پکھشی جیہاں چھنک میں تریا تو ہم ورڑھ وسواس گہیو رے
(۳) جن گنندھر اودھی منی ناہیں۔ کس آگے میں پکار کروں رے
جہم تم کر بملاچل بھیٹیو۔ بھو ساگر سے ناہیں ڈروں رے
(۴) دور ودیشانتر میں ہم آئے کو گورو گونتھ کو جال پڑیو رے
شری جن آگم ہم من مانیو۔ تب ہی گونتھ کو جال جریو رے
(۵) تو تم شرن وچاری آیو۔ دین اناتھ کو شرن دیو رے
جیون بملاچل پورن سوامی جنم جنم کا پاپ گیو رے
(۶) دُور بھوی ابھونہ دیکھے سورمی دھنیسر ایم کہیو رے
بملاچل بھرے جو پرانی۔ ہو کش محل تن وگ لیو رے

(۷) جیو جگدیشور توں پرمیشر پورب ننیا نویں وار تھیوے
سموسرن رائن تلے تیرو - نرکھی انگھ مم دور گیوے

(۸) شری بملاچل مجھ من بسیو - مانو سنسارنوں انت تھیوے
یاترا کری من توش بھیو اب جنم مرن دکھ دور کیو رے

(۹) نرمل منی جن جو تیں تار یا - تتے تو پرسدھ سدھانت گیو رے
مجھ سر کھاندک جو تارو - تارک ورودھ اے ساچ لیہو رے

(۱۰) گیان ہین گن رہت وِرودھی لینپٹ ڈھیٹھ کشٹ کے گھر و رے
تجھ بن تارک کوئی نہ دیسے جیوں جگدیشور سدھ گھر و رے

(۱۱) رتن پنج نرک گتی دور نواری بھوسا گر کی پیٹر سر و رے
آتما رام انگھ پدپامی - موکش ودھو تن دیگے روے

---

اس طرح شام تک بہت مندروں کے درشن کئے - چند روز متواتر بھگتی بھاؤ سے یاترا کرکے پالی تانہ سے گھوگا بندر میں آکر شری نوکھنڈا پارش ناتھ جی کے درشن کئے - اور ایک بھجن بھگوان کی تعریف میں بنا کر پربھو کی بھگتی میں از حد مسرور ہوئے - وہاں سے آپ بھاؤنگر تشریف لے گئے چند روز وہاں ٹھہر کر منزل بمنزل سفر طے کرتے ہوئے چیتر ماس سے پہلے احمد آباد آگئے اور یہاں آکر شری منی وجے جی مہاراج کے ششش رتن گنی شری بدھی وجے جی مہاراج کے پاس آکر ٹھہرے -

اس چوماس کے شروع ہونے سے پیشتر آپ نے نہایت قابلِ تحسین کام کیا - جس سے آپ کا سادھو دھرم میں مضبوط ہونا صاف عیاں ہوتا ہے - اور آپ کے دل میں جین سدھانت سے الفت اور شاستر

کے فرمان پر عمل جامہ پہنانا اچھی طرح واضح ہوتا ہے - آپ اپنی خوبیوں کی بدولت
ہر لحاظ سے بے مثال سادھو سمجھے جاتے تھے - اگرچہ آپ ستھانک واسی
سادھوؤں کا لباس ترک کرکے سمیگی لباس زیب تن کر چکے تھے اور آپ
کانت کرم مورتی بوجھک شوتیامبر سادھوؤں کی طرح تھا - لیکن شاستر
انوسار گرو کے پاس دکھشا لیکر واس کھشیپ سر پر نہ ڈلوایا تھا - اگر آپ چاہتے
تو از سر نو دیکشا لئے بغیر ہی اپنا کام چلاتے رہتے - مگر آپ نے ستیہ چار تر
سے عزیز پاک صورت نیک سیرت گرو کا چیلہ بنکر دکھشا گرہن کرنے
میں گہری دور اندیشی سے کام لیا - سادھو دھرم کیمطابق اپنے سے پہلے سنیاس
لئے ہوئے سادھو کو بندنا کرنی پڑتی ہے - گرو کے تابع فرمان ہر ایک کام
کرنا پڑتا ہے - اور اپنے سے بڑے سادھوؤں کی خدمت کرنا ہوتا ہے - آپ
کو اپنی لیاقت علمیت شہرت کا ذرا بھی تکبر نہ تھا - ورنہ آپ کبھی دکھشا نہ لیتے
آپ اپنے زمانہ کے پہلے سادھو نہ تھے جو پنجاب سے گجرات آئے
تھے اس سے پیشتر بھی کئی سادھو ادھر آتے رہتے تھے - ان دنوں چند سال
پیشتر سے مہاراج بدھی وجے جی گنی ڈبوٹارائے جی جنہوں نے شری
منی وجے جی المعروف داداجی سے ڈھونڈک مت تیاگ کر شدھ سمیگی
دکھشا دھارن کی تھی، یہاں دھرم اپدیش دیتے اور یاترا کرتے پھرتے تھے
احمد آباد میں موجود تھے - اُن کو گرو بنا کر اُن سے واس کھشیپ حاصل کیا
دکھشا لینے کا موزوں کام نہایت ٹھیک وقت پر کیا - اس سے آپ کے
نام کو چار چاند لگ گئے اور لوگ پیشتر سے زیادہ آپ کی عزت کرنے لگے
آپ اور آپ کے ہمراہی سادھوؤں کے نام حسب ذیل رکھے گئے -
(۱) آتمارام جی - آنند وجے جی - (۲) بشن چند جی - لکشمی وجے جی -

(۳) چنیالال جی - کندوجے جی (۱۰) کلیان چند جی - کلیان وجے جی
(۴) حکم چند جی - رنگ وجے جی (۱۱) نہال چند جی - ہرکھ وجے جی
(۵) سلامت رائے جی - چارتر وجے جی (۱۲) ندہان مل جی - ہیر وجے جی
(۶) حاکم رائے جی - رتن وجے جی (۱۳) رام لال جی - کمل وجے جی
(۷) خوب چند جی - سنتوش وجے جی (۱۴) دھرم چند جی - امرت وجے جی
(۸) گھنیالال جی - کوشل وجے جی (۱۵) پربھیال جی - چندر وجے جی
(۹) تلسی رام جی - پرمود وجے جی (۱۶) راجی لال جی - رام وجے جی

---

باقی پندرہ سادھوؤں میں سے کئی ایک آپ کے ششش (چیلے) ہوئے اور کئی ایک بشن چند جی مہاراج کے چیلے ہوئے۔

## حالات زندگی شری بدھی وجے جی مہاراج

مہاراج بدھی وجے جی گنی جن کے آپ ششش ہوئے ان کے حالات زندگی مختصر طور پر اس طرح ہیں۔

آپ کا جنم بکرم سمت ۱۸۶۳ میں سرہند بسی کے قریب ایک چھوٹے سے گاؤں موضع دھوبیا میں ہوا۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام نامی سردار ٹہل سنگھ زمیندار تھا۔ اپنے گاؤں میں نمبردار تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام شریمتی کرم دیوی تھا۔ اور وہ ایک ذیلدار کی دختر نیک اختر تھیں۔ سردار ٹہل سنگھ نصف گاؤں کا مالک تھا۔ اور راج دربار میں بہت عزت آبرو تھی مگر اولاد نہ ہونے سے ہمیشہ غمگین رہتا تھا۔ بچہ پیدا ہو کر دس پندرہ

یوم بعد ہی گذر جاتا تھا۔ آپ کی پیدائش سے پیشتر سردار جی نے ایک تپسوی سادھو سے دریافت کیا۔ کہ کیا میرے ہاں کوئی بچہ زندہ بھی رہے گا یا نہیں۔ سادھو نے بذریعہ جوتش و قرعہ اندازی جواب میں کہا۔ کہ آپ کے لڑکا پیدا ہوگا۔ عمر دراز پائے گا۔ مگر گھر کو چھوڑ کر سادھو ہو جائے گا سردار صاحب خوش ہوئے۔ اور دل کو قرار ہوا۔ کہ خواہ سادھو ہی ہو جائے مگر زندہ تو رہے گا۔

اس ہونہار بچے کے پیدا ہونے سے والدین کو انتہا خوشی ہوئی۔ اور پیدائش پر حسب توفیق دان پن کیا اور نام بوٹا سنگھ رکھا۔ ماں باپ کو سادھو کی کہی ہوئی بات پر یقین تھا۔ مگر یہ بات وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ کہ یہ ننھا سا بچہ جین سادھو بنے گا۔ اور جین آچاریہ شری مدوجے آنند جی کا گورو بننے کا فخر حاصل کرے گا۔

شروع سے ہی بوٹا سنگھ کو دنیاوی اشیاء سے رغبت کم تھی۔ عمر ابھی سات برس کی ہی تھی۔ کہ سایہ پدری اٹھ گیا۔ اوائل عمر میں ہی آپ نے اپنے گاؤں میں گورمکھی پڑھنی شروع کی۔ اور گرنتھ صاحب کا مطالعہ کرنے لگ گئے۔ گورونانک صاحب کی پوتر بانی پڑھنے سے آپکے دل میں بیراگ کا جذبہ پیدا ہوگیا اور والدہ سے سادھو بننے کی اجازت چاہی۔ والدہ نے غمگین ہوکر کہا۔ بیٹا میں جانتی ہوں کہ تو سادھو ضرور بنے گا۔ میں بوڑھی ہوگئی ہوں اس لئے میری زندگی میں تم سادھو مت بنو اور میری خدمت کرو بعد وفات کے جو تمہارا دل چاہے کرنا اب بھی تم گھر میں سادھو کی سی زندگی بسر کر رہے ہو۔ اور کوئی جنجال گرہستھ کا تمہارے گلے میں نہیں ہے بوٹا سنگھ جواب میں خاموش ہو رہا۔ کچھ عرصہ بعد والدہ نے فرمانبردار

بیٹے کے دلی خیالات سمجھ کر سادھو ہونے کی اجازت دے دی - اور نصیحت کی کہ بیٹا تم گرہستھ کو چھوڑ کر سادھو ہونے لگے ہو - خبردار ایسا نہ ہو کہ ایک گھر چھوڑ کر کئی گھر بنا لو اور منہ پر خاک لگا کر ڈیرا دھاری سادھو نہیں سوادو بن جاؤ - کسی تیاگی نفس کش وو دان سادھو کی تلاش کرکے اور میری رائے لیکر اُس کا چیلہ بننا -

کئی سال تک بوٹا سنگھ لایق اور سچے سادھو کی تلاش میں سرگردان پھرتا رہا - سینکڑوں سادھوؤں سے ملا مگر اُن کا عمل درست نہ پاکر کسی کا بھی چیلہ نہ بنا - اِس جستجو میں آپ کی عمر ۲۵ سال کی ہوگئی - آخرکار ایک جین سادھو ستھانک واسی سے سنگت ہوئی - بکرم ۱۸۸۸ میں دہلی کے قریب ایک گاؤں میں دکھشا لے لی اُس وقت سے آپ کا نام بوٹا سنگھ کی بجائے بوٹا رائے رکھا گیا -

آپ اپنے گُرو کے ساتھ پنجاب مارواڑ وغیرہ میں گھومتے رہے مارواڑ میں جین مندر دیکھنے سے آپ کے دل میں اس طرف رغبت ہوگئی بکرم سمت ۱۸۹۲ میں آپ اپنے گُرو ناگر مل کے سورگ واس ہونے کے بعد پٹیالہ میں آگئے - اور اِس جگہ آپ نے سخت ریاضت شروع کردی موسم سرما میں آپ ایک ہی کھدر کی چادر میں گذارہ کرتے تھے تیسرے چوتھے روز کھانا کھایا کرتے تھے - بعد پندرہ پندرہ یوم کا برت کرنا شروع کیا اِس کے بعد پرتگیا کی کہ چھ ماہ تک دن میں ایک دفعہ ایک جگہ سے بھیک مانگنا خواہ کم ملے یا نہ ملے - اُسی سے گذران کرنا - ساتھ ساتھ پڑھنے کی مہارت بھی جاری رکھی - اِس طرح تپ کرنے سے آپ کی شہرت بہت دور تک پھیل گئی - اور جین سادھوؤں میں آپ کا نام بہت مشہور ہوگیا -

ایک دن ایک پستک پڑھنے سے آپ کے دل میں شک پیدا ہوا۔ کہ گوتم سوامی جی (جو چوبیسویں ترتھنکر بھگوان مہابیر سوامی کے بڑے چیلے تھے) منہ پر منہ پتی کپڑا نہیں باندھتے تھے۔ اِس مضمون کو بہت سے سادھوؤں کو دکھایا۔ مگر اُن کی طرف سے وہی دقیانوسی جواب ملا کہ بغیر منہ پتی کے سادھو دھرم نہیں رہ سکتا۔ آپ کی اِس سے تسلی نہ ہوئی۔ حتیٰ کہ آپ کا اعتقاد منہ پتی باندھنے سے ہٹ گیا۔

اِس طرح ہی آپ کے مطالعہ سے ہی ایک پستک میں مورتی پوجا کا مسئلہ تھا۔ اُس کی تحقیق سے بھی یہی ثابت ہوا کہ مورتی پوجا شاستروں میں تحریر ہے مگر یہ منہ بندھے برخلاف پرچار کر رہے ہیں۔ اب آپ کے خیالات میں تبدیلی پیدا ہو گئی اور اِس کا اظہار شروع شروع میں آپ نے گوجرانوالہ میں کیا۔ اور اپنے تپ اور سنجم کے پربھاؤ سے کئی سمجھدار آدمیوں کو اپنا ہمخیال بنایا۔ رفتہ رفتہ گوجرانوالہ کے گرد و نواح میں بہت لوگوں میں اپنا پرچار کیا اور اپنا معتقد بنایا۔ آپ کے خیالات نہایت مضبوط تھے۔ باوجود سخت مخالفت کے آپ اپنے عقیدوں میں ثابت قدم رہے۔ اور تن تنہا پرچار کرتے رہے۔ کئی ایک مباحثوں میں نام حاصل کیا۔

آپ کے خیالات نہایت پاک اور شستہ تھے۔ جب کوئی آپ سے کوئی بات دریافت کرتا تو آپ سچ سچ کہہ دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا آپ سادھو دھرم کے مطابق بیالیس نقص رفع کر کے آہار پانی لایا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اِس زمانہ میں یہ امر نہایت دشوار ہے تاہم سادھو کا فرض ہے کہ حتی الوسع احتیاط سے کام لے۔ کئی ایک سادھو جو اِس بات پر فخر کیا کرتے تھے اُن کو ساتھ

لیکر آپ صبح سے شام تک بھکشا کے لئے گھومتے رہے ہر ایک جگہ آپ کوئی نہ کوئی نقص نکال دیتے تھے - آپ کہا کرتے تھے - کہ دوش نقص ہوتے ہوئے انھیں نہ دیکھنے میں کوئی عقلمندی نہیں ہے - البتہ زمانہ کے لحاظ سے چھوٹے چھوٹے معمولی نقصوں کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے - کیونکہ یہ امر مجبوری ہے -

ایک دفعہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ فلاں شخص آپ کو نمسکار نہیں کرتا - جواب دیا - ہر ایک شراوک روزمرہ نمسکار منتر (نوکار منتر) پڑھتا ہے اُس میں (نمو لوئے سب ساھو نمنگ) سب سادھوؤں کو نمسکار ہوا ایسا پاٹھ آتا ہے اگر میں سادھو والے گن رکھتا ہوں تو مجھ کو بھی نمسکار ہو جاتی ہے اگر میں سادھو دھرم سے گرا ہوا ہوں تو وہ نمسکار نہ کرنے میں حق بجانب ہے - اور اُس سے مجھے کوئی گلا شکایت نہیں -

چونکہ آپ کے پیروکار چند ہی تھے اور آپ کے مخالفین آپ کو بہت تکلیف دیا کرتے تھے - آپ نے پنجاب سے گجرات کی طرف جانیکا ارادہ کیا - آپ کے بھگت رنجیدہ خاطر ہو کر خدمت میں حاضر ہوئے - اور بے بسی کا اظہار کرنے لگے - آپ کی زبان مبارک سے نکلا - ویر بھگتو گھبراؤ مت بھگوان کی دیا سے کوئی شیر مرد آپ کی رکھشا کے لئے میدان میں جلد آئے گا - مہاراج بوٹے رائے جی کو گجرات میں گئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا - کہ پبلک میں یہ خبر نہایت حیرانگی سے سنی گئی کہ آتما رام جی سولہ سادھوؤں نے منہ پتی اتار دی ہے - اور مورتی پوجا کا پرچار کر رہے ہیں -

مہاراج بوٹا رائے جی نے دو چیلے کئے اور اُن کو ساتھ لے کر جن کا نام مولچند اور بردھی چند تھا گجرات پہنچے اور تیرتھ یاترا کر کے دادا گورو منی دیجے جی سے سمبیگی دکھشا لی - اور آپ کا نام بوٹا رائے جی سے بدھی وجے جی

رکھا گیا - اور آپ کے چیلے موہنچند جی کا نام مکتی وجے جی اور بردھی چند جی کا
وردھی وجے جی نام رکھا گیا - گجرات میں جاکر آپ نے جین شاستروں میں
بہت کچھ واقفیت حاصل کرلی - آپ کا گجرات جانا ازحد مفید ہوا جہاں کہ
آپ کو مندرجہ دو چیلوں کے بعد مہاراج آتمارام جی کا گورو بننے کا فخر حاصل
ہوا - اِسوقت مہاراج بوٹا رائے جی کا پروار دچیلے اُن کے چیلے وغیرہ بھی
جین سماج کی خدمت کر رہا ہے - ایک طرف تو مہاراج آتمارام جی کی پھلواڑ
نے مہکتے ہوئے پھول پیدا کئے - دوسری طرف مہاراج بردھی چند جی کے
ششیہ رتن وجے دھرم سورمی جی نے جین لٹریچر کی قدرو منزلت کو بڑھایا

مہاراج بدھی وجے جی اپنے ہونہار فرمانبردار ششیہ آنند وجے جی کی
بہت عزّت اور تعریف کیا کرتے تھے اور سادگی سے کہدیا کرتے تھے - کہ
تم بڑے عالم ہو اور موثر اُپدیش دینے والے ہو - آپ جواب میں عرض کیا
کرتے تھے کہ میں نے اپنے آپکو ایک عامل سادھو کے چرنوں میں اسی لئے
گرایا ہے - کہ گورو جیسا ہی باعمل بن سکوں - عامل کو درجہ عالم سے بدرجہا
بہتر ہے - عاملوں کے سادہ لوح دل سے نکلے ہوئے الفاظ عالموں کی
فصیح تقریروں سے زیادہ موثر ہوتے ہیں -

# گجرات میں دو چتر ماس

بکرم سمت ۱۹۳۲ کا چتر ماس آپ نے احمد آباد میں کیا۔ یہاں پر آپ کی زیادہ تر کوشش لوگوں کا چال چلن شدھار نے کی جانب تھی۔ شانتی ساگرجی کو شکست دینے سے آپ کا سکّہ قریباً تمام سادھوؤں اور شراوکوں پر بیٹھ گیا تھا۔ اب آپ کی انتہائی کوشش یہ تھی۔ کہ سادھوؤں کا جیون آگم انوسار بنایا جاوے۔ اور سچّے گیان کی اشاعت سے لوگوں میں دھارمک جیون پیدا کیا جاوے۔ آپ کہا کرتے تھے۔ کہ کیریکٹر سے گرا ہوا سادھو سماج کے لیے خطرناک ہستی ہوتا ہے۔ پھولوں کی مالا میں ایک پژمردہ پھول بھی سڑ جاوے تو مالا نکمی ہو جاتی ہے۔ اِس لئے نہ صرف سادھوؤں بلکہ سمجھ دار گرہستیوں کا بھی یہ ضروری فرض ہے کہ وہ جہاں بھی کسی سادھو کو خلاف قانون کام کرتے دیکھیں اُس کو روکیں یا اُسکے گورو کو کہہ کر سمجھاویں۔

آپ جینیوں کو مجلسی سدھار دھارمک تعلیم کی طرف متوجہ کرنے کے لئے از حد زور دیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے ویاکھیان میں کہا کہ یہاں قوم میں ہر طرح خوشحالی اور فارغ البالی ہے۔ آبادی بھی کافی ہے۔ مگر مندروں کے حساب کتاب میں بہت گڑبڑ ہے۔ قیمتی شاستر بھنڈاریاں موجود ہیں۔ مگر اُن سے فائدہ اٹھانے والا ایک بھی نہیں

اوسوال شریمال پوروال ایک ہی تیرتھ اگ بھگوان کی پرستش کرتے ہوئے ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں۔ سب کو شویتامبر و دگمبر ہو کر جین لٹریچر کی سنبھال کرنی چاہیئے۔ پاٹھ شالائیں جاری کرنی چاہئیں۔ جن سے نوجوان تعلیم حاصل کر کے پنڈت بن سکیں اور عیسائی مشنریوں کا شکار ہونے سے بچیں کیا ہی اچھا ہو کہ کماؤ پڑا روپیہ مندروں کی مرمت میں صرف ہو اور اشاعت تعلیم میں خرچ ہو۔

اِس چوماس میں چند معزز شراوکوں کی التجا پر آپ نے چند پبلک تقریریں گوشت خوری اور شراب نوشی کے خلاف کیں احمد آباد جیسے شہر میں ہزاروں کا مجمع معمولی بات ہے۔ آپ کا رجحان مغربی تہذیب کے نقائص بیان کرنا تھا۔ گوشت خوری شراب نوشی وغیرہ کی تردید کرتے ہوئے عیسائی مشنریوں کی پوشیدہ کارروائیوں کا پول اچھی طرح ظاہر کرتے تھے۔ بہت انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان بھی آپ کا لیکچر سننے آتے تھے اور آپ کی وزنی اور مدلل دلائل سے دھرم سے بھرشٹ کرنے والی زہریلی لہر کے اثر سے بچ گئے۔ چند ایک آپ کے پاس تبادلۂ خیالات کے لئے آئے اور آپ کے اپدیش سے راہ ہدایت پر آگئے۔

آپ اکثر انگریزی تعلیم یافتہ نوجوانوں سے کہا کرتے تھے۔ کہ ہوش میں آؤ۔ تم کون ہو کدھر جا رہے ہو تمہارے بزرگوں کا کیریکٹر تمہارے لئے روشن مشعل کی مانند ہے۔ اُن کے کارہائے نمایاں پڑھو تب تم کو معلوم ہوگا۔ کہ مشرق نے مغرب کو اپنی روشنی سے کس قدر فیضیاب کیا ہے۔ تمہاری آنکھیں سنک پر ہیں اور تمھیں مشرق کی طرف جدھر سے

سورج دیوتا اپنا پرکاش ڈالتا ہے۔ دیکھنا چاہیئے نہ کہ مغرب کی طرف جدھر غروب ہوتا ہے۔ عیسائی مشنریوں کی چکنی چپڑی باتوں میں مت آؤ۔ وہ تمہارے دھرم کو بدنام کررہے ہیں۔ اور تمہاری تہذیب کا خاکہ اڑا رہے ہیں اُن کی غلط بیانیوں سے بچنے کے لئے دھرم اُپدیش سنو اور اپنی دھارمک پستکوں کا بغور مطالعہ کرو۔

سیٹھ دلیپت بھائی کی دوستی ایک رئیس سے تھی۔ جو کہ وشنو تھا۔ اُس کا بڑا لڑکا گریجوایٹ تھا اور فیشن کا دلدادہ ہو کر بادریوں کے دام میں پھنس گیا تھا۔ اور اُن کی صحبت سے شرابنوشی گوشت خوری کا عادی ہوگیا تھا۔ اوّل میں رازِ پوشیدہ رہا بعد میں علانیہ کھانے پینے لگ گیا۔ اِس طرح دھرم بھرشٹ ہوتے بیٹے کو دیکھ کر والدین از حد دُکھی ہوئے۔ اور سیٹھ دلیپت بھائی سے اپنا دُکھڑا سنایا۔ سیٹھ جی نے آپ سے تذکرہ کیا۔ فرمایا۔ کہ کسی طرح اُسے یہاں لاؤ۔ اُس کی قسمت اچھی ہوگی سدھر جائے گا۔ سیٹھ صاحب اُسے آپ کے پاس لے آئے۔ نوجوان نے آپ کا نام تو پہلے ہی سے سنا ہوا تھا۔ چند منٹ ہی آپ کا دھرم اُپدیش سننے سے آپ کا تابع فرمان ہوگیا۔ اور تازندگی اُس بدصحبت سے دور رہنے کی پرتگیا کرگیا۔

آپ کا طرز فہمائش اِس قسم کا تھا۔ کہ سننے والے کو کوئی بات بھی نہ چبھتی تھی۔ بلکہ وہ اُسے پریم سے سنتا تھا اور آپ کو سچا ہمدرد اور خیرخواہ سمجھنے لگ جاتا تھا۔ اور برائی کو ترک کرکے راہ راست پر آجاتا تھا۔

اِس چوماس میں آپ نے بہت سے جین واجین نوجوانوں کو شراب ماس کی بُری لت سے بچایا۔ کثرت ازدواج کا بھی یہاں رواج تھا۔ اسکی

مذمت بھی آپ خوب کرتے تھے۔ دو بیویاں کرنے کی خرابیوں پر آپ نے ایک دفعہ ویاکھیان میں پنجابی زمیندار کا قصہ سنایا۔ جو بچے بچے کی زبان تک چڑھ گیا تھا۔ کسی زمیندار نے دو بیویاں کی تھیں۔ ایک دن وہ غلہ وغیرہ فروخت کرکے مبلغات گھر لایا۔ چور تاک لگائے پیچھے ہولیا۔ اور ایک طرف کونے میں چھپ رہا۔ رات کا وقت تھا۔ ایک بیوی زیرین منزل میں تھی۔ دوسری اوپر نیچے والی بیوی سے ملکر زمیندار اوپر جانے لگا سیڑھی چوبی تھی۔ اِس بیوی نے ٹانگوں سے پکڑ کر نیچے کی طرف کھینچنا شروع کیا۔ اوپر والی کو شک ہوا مبادا سب کچھ نیچے ہی نہ رہ جائے کیس (بال) پکڑ کر اوپر کھینچنا شروع کیا اور روپیہ اوپر لانے پر بضد ہوئی۔ دھکم دھکا ریل پیل میں بچارے کی بڑی گت ہوئی۔ چور بھی تماشا دیکھتا رہا۔ شور وغل سنکر ہمسائے مدد کو آئے۔ اس اثنا میں چور بھاگنے لگا مگر پکڑا گیا۔ اور پنچایت میں پیش ہوا۔ زمیندار سے پوچھا اسے کیا سزا دی جاوے۔ کہا کہ جس روپیہ کے لالچ سے یہ چوری کرنے آیا تھا اس زر سے اس کی دو شادیاں کردی جائیں۔ چور چلا اٹھا۔ ہائے اس سزا سے مجھے معاف رکھا جائے اور جو سزا دل میں آئے دی جائے۔ دو بیویاں کرنے والے پر خدا کی لعنت۔

چترماس ختم ہو چکنے کے بعد آپ کا ارادہ دوسری دفعہ شترونجے گرنار جی وغیرہ تیرتھوں کی یاترا کرنے کا تھا مگر گجرات کاٹھیاواڑ کے چھوٹے بڑے شہروں کے سرکردہ اصحاب اپنے اپنے شہر میں لیجانے کے لئے درخواستیں کرنے لگے۔ احمدآباد نواسی یہاں سے جانے ہی نہ دیتے تھے تاہم آپ نے پالی تانا کی طرف وہار کردیا۔ اور سدھاچل جی کی بڑے آنند

اور پریم سے یاترا کر کے گرنار جی کی طرف روانہ ہوئے۔ کئی ایک گاؤں شہروں سے ہوتے ہوئے۔ جوناگڈھ آ پہنچے۔ شری گرنار تیرتھ بائیسویں تیرتھنکر بھگوان نیم ناتھ جی کے نام سے وابستہ ہے۔ نیم ناتھ بھگوان کی دیکشا کیول گیان اور موکھش تین کلیانک یہاں ہوئے ہیں۔ شترونجے تیرتھ کی طرح اس تیرتھ کی عظمت بھی جین شاستروں میں بہت لکھی ہے یہاں کی خوب یاترا کی۔ شہر کے باہر جہاں سے پہاڑ کی چڑھائی شروع ہوتی ہے وہاں سے پختہ سیڑھیاں اوپر تک بنی ہوئی ہیں جو تعداد میں دس ہزار ہیں۔ پانچ پہاڑیوں پر مندر بنے ہوئے ہیں۔ بہت سی غاریں ہیں جہاں رشی منی تپ کرتے رہے ہیں۔

اس طرح تیرتھ یاترا کرتے اور دھرم اپدیش سناتے ہوئے بکرم سمت ۱۹۳۳ کا چوماسہ آپ نے بھاؤنگر میں کیا احمد آباد کی طرح بھاؤنگر میں بھی جین آبادی کافی ہے۔ اور لوگوں کو بھی دھرم سے پریم ہے۔ آپ کے یہاں تشریف لانے سے پبلک کو از حد خوشی ہوئی۔ آپ نے بذریعہ اپدیش اشاعت تعلیم پر زور دیا۔ اور اپدیش سے متاثر ہو کر شراوکوں نے ایک پاٹھ شالہ جاری کر دی اور ایک دو مالدار اصحاب نے تمامتر ذمہ داری اپنے اوپر لے لی۔

ایک شخص نے آپ سے دیا کھیان میں سوال کیا۔ آج کل نوجوانوں کو جس قدر ناول پڑھنے کا شوق ہے مذہبی کتب میں ویسا ہی کیوں نہیں شری جی نے فرمایا۔ یہ سب کچھ سنسکاروں کا اثر ہے۔ اگر بچے کی شروع سے ہی تعلیم و تربیت درست طریقہ سے کی جاوے تو اُس کے خیالات ہمیشہ نیکی کی جانب مائل رہیں گے۔ دوم ماں باپ کے خیالات کا اثر

بچے پر ضرور پڑتا ہے۔ جب وہ نیک چلن نہ ہونگے تو اولاد سے کیا امید رکھ سکتے ہیں۔ وہ بھی زمانہ تھا جب کہ نانک کیتو جیسے بالکوں کو جاتی سمرن گیان ہو کر دھرم کی لگن لگ جاتی تھی۔ بحیثیت سوامی جی نے چھوٹی عمر میں ہی عمدہ عمدہ کھلونوں اور لذیذ کھانوں کے مقابلے میں رجوہرن اور منہ پتی کو ترجیح دی تھی۔ یہ سب سنسکاروں کا ہی نتیجہ ہے۔

شاستر بھنڈاروں کے متعلق پُرزور ہدایت کی کہ عدم حفاظت سے سب کے سب ضائع ہو رہے ہیں انھیں نقل کرایا جاوے۔ ورنہ بعد میں پچھتانا پڑے گا اور ایسے نایاب رتن کو کھو کر حسرت کے گڑھے میں گرنا ہوگا۔

ان دنوں پنجاب سے مکرّر خطوط آنے شروع ہوئے جن میں تحریر تھا۔ کہ آپ کے سیوکوں پر ظلم و ستم ہو رہے ہیں کئی ایک دھمکیوں سے ڈر کر سچے دھرم کو چھوڑ کر پھر گمراہ ہو رہے ہیں۔

اگرچہ گجرات میں کام کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ اور اُن کی اصلاح کا از حد خیال تھا مگر آپ کو پنجاب کے جینیوں کا اِس سے زیادہ خیال تھا پنجابی بھی دل و جان سے مہاراج صاحب پر فدا تھے۔ مہاراج صاحب کو بھی خطوط پے در پے آنے سے یقین ہو گیا۔ کہ ضرور پنجابی سیوکوں پر ڈھونڈکوں کی طرف سے سختی ہوئی ہوگی۔ اور سادھوؤں کی عدم موجودگی میں اُن کو خوف زدہ کیا گیا ہوگا اِس لئے گجرات کے کام کو چھوڑ کر واپس پنجاب آنے کا ارادہ مصمّم کر لیا اور بعد اختتام چوماسہ بھاؤنگر سے ادھر کا رخ کیا

# گجرات سے واپسی اور پنجاب میں پانچ چترماس

مہاراج آتمارام جی کی پنجاب سے عدم موجودگی آپ کے سیوکوں کیلئے کڑی آزمائش تھی آپ کی موجودگی میں مخالفین کو دم مارنے کی طاقت نہ تھی۔ لیکن بطرف گجرات روانہ ہوتے ہی آپ کے پیروؤں کے خلاف کئی قسم کی سازشیں کی گئیں۔ رشتہ داروں کو اکسا کر دباؤ ڈالے گئے۔ بائیکاٹ کی دھمکیاں دی گئیں۔ ناطے رشتے توڑ دینے کا خوف وغیرہ دلایا گیا۔ بہت قسم کی چالیں چلائی گئیں۔ مگر جو مستقل مزاج اور عالی حوصلہ دھرم پر پورا یقین رکھنے والے تھے۔ وہ اُن گیدڑ بھبکیوں سے نہ ڈرے۔ اور سچائی پر مستحکم رہ کر آپ کی یاد میں مشغول رہے۔ جو کمزور دل ڈرپوک ضعیف الاعتقاد تھے۔ وہ اُن کی دھمکیوں سے پست ہو گئے۔ اور پھر چاہ ضلالت میں گر گئے۔ مخالفین کے لئے میدان وسیع تھا۔ من مانی افواہیں آپ کے متعلق اُڑا رہے تھے۔ کوئی کہتا۔ ڈر کر پنجاب سے بھاگ گئے ہیں۔ دھند کے بادل تھے کب تک رہ سکتے تھے۔ مورتی پوجا کا شجر اب پھل چکا۔ ان چند دنوں میں ہی مرجھا یا دیکھو۔ وغیرہ وغیرہ مخالفین خوشی سے اُچھلتے اور بغلیں بجاتے تھے۔ مگر سچے عقیدت مند شراوک دست بدعا۔ اور جویانِ راہ صداقت تھے۔ اشعار

خوش آنکہ تو باز آئی و من پائے تو بوسم — در سجدہ فتم خاکِ قدم ہائے تو بوسم

ہر جاکہ تو رونے نفسے جلئے گرفتی آنجا　　　　بزم وشادی کناں جائے تو بوسم

بھاؤنگر میں آپ کی خدمت میں کئی خطوط لکھے جا چکے تھے جن میں آپ کو پنجاب واپس تشریف لانے کی التجا کی گئی تھی۔ اور حالات مفصل طور پر تحریر کئے جا چکے تھے۔

آپ نے بھی اپنے فرض کو محسوس کر کے سینکڑوں میلوں کے سفر کی چنداں پرواہ نہ کرتے ہوئے پنجاب کا رُخ کیا۔ شری سنگھ گجرات نے آپ کو گجرات میں ہی رہنے کے لئے بہت روکا مگر آپ نے پھر گجرات آنے و شری سنگ کی خدمت کرنے نیز یاترا کرنے کا تعین دلا کر تسلی دی اور شری لکشمی وجے جی وغیرہ چیلوں کے ہمراہ روانہ ہوئے۔

امر سنگھ جسراج بہورا کے سنگ کے ساتھ شامل ہو کر پالی تانہ آئے۔ اور سدھاچل کی یاترا کر کے پربھاس پاٹن ویراول۔ مانگرول وغیرہ ہو کر جونا گڈھ گرنار جی کی یاترا کر کے جام نگر پہنچے۔ یہاں تک سنگ کے ساتھ ہی رہے۔ یہاں سے علیحدہ ہو کر موروی جھنجھواڑہ وغیرہ ہوتے ہوئے شری سنکھیشور گام جہاں بھگوان پارشو ناتھ جی کی مورتی جو کرشن باسدیو کو دھرنندر دیوتا کی ارادھنا سے ملی تھی۔ اور جس کے سناتر (اشناں) جل کو (جرا سندھ راجا جو پرتی باسدیو تھا اور اس نے کرشن باسدیو کی فوج کو اپنی منتر سادھنا سے نوجوان سے بوڑھوں کی طرح کر دیا تھا۔) چھڑک کر اپنی فوج کو از سر نو زندہ یعنی نوجوان بنایا تھا۔ درشن کر کے پاٹن میں پدھارے۔

چند یوم یہاں ٹھیرے اور کئی شاستر بھنڈاروں سے

نکلوا کر ملاحظہ کئے - اور کئی ایک کی نقلیں بھی کرائیں - بہت شاستروں کی خراب و خستہ حالت دیکھ کر اُن کی حفاظت کیلئے تاکید کی -

یہاں سے تارنگا جی پہنچے - مہاراج کمارپال کا بنایا ہوا جین مندر قلعہ کوہ پر استادہ ہے - سر بفلک اُنچائی ہے - بتیس منزلیں ہیں مندر کے قریب ہی دونوں طرف شمال اور جنوب دو نصف نصف میل بلند چوٹیاں ہیں - جن سے نہایت دل کش نظارا ہوتا ہے - ان دونوں چوٹیوں پر بھی چھوٹے چھوٹے مندر بنے ہوئے ہیں - جن کا نام سدھ شلا اور کوٹی شلا مشہور ہے مندر میں دوسرے تیرتھنکر بھگوان اجیت ناتھ جی کی منوہر پرتما براجمان ہے - یہاں کی یاترا کر کے پالن پور آئے - چند روز وہاں دھرم اُپدیش دے کر سروہی ہو کر آبو جی پہنچے وہاں سے دوبارہ پنچ تیرتھی کی یاترا کی - اور گاؤں گاؤں دھرم اُپدیش سناتے بالی پدھارے -

یہاں پر ایک خط جودھپور سری سنگھ کی طرف سے آپ کو ملا - جس میں تحریر تھا - کہ یہاں پر ستھانک واسی سادھو بغرض مباحثہ جمع ہوئے ہوئے ہیں - امید ہے کہ آپ بھی شاستر ارتھ کرنا منظور کریں گے - یہاں کے دیوان بجے سنگھ جی مہاراج معہ راج دربار کے پنڈتوں کے منصف ہونا منظور کرتے ہیں - خدمت عالیہ میں عرض ہے کہ آپ جودھپور جلد تشریف لاویں -

آپ نے چیلنج منظور کر لیا - اور جلد جودھپور آ پہنچے - جین فلاسفی پر چند ویاکھیان ہوئے جسے سُن کر جین و اجین ہر فرد بشر آپ کا گرویدہ ہو گیا - جین مت کی عظمت اور آپکی علمیت کا سکہ جم گیا - مباحثہ کرنیوالے ستھانک واسی سادھو

جنکی تعداد چوتیس تھی مقرّرہ یوم مباحثہ سے پیشتر ہی شہر ہذا سے چلدیئے ایک سادھو جس کا نام ہرش چندر تھا وہاں رہ گیا - اور مرد میدان بننے کے خیال سے وہاں ڈٹا رہا - وہ بھی مباحثہ کے دن سے پہلے ہی آپ کے ویاکھیان سنکر آپ پر ایمان لے آیا - اور آپ کے دست مبارک سے دکھشا دھارن کرکے ہرش وجے کے نام سے موسوم ہوا -

وقت تھا - کہ جودھ پور اوسوال جاتی کا مرکز تھا - ماروار کا تمام علاقہ اوسوالوں سے بھرپور تھا - راجدھانی ہونے سے یہاں بہت امیر کبیر بارسوخ معززین سکونت رکھتے تھے - اور اعلیٰ عہدوں پر بھی ممتاز تھے - سماجک رسم و رواج بگڑ جانے اور دھرم اپدیش نہ ملنے کی وجہ سے غیر قوموں میں مل گئے - جاتی زوال ہو گیا - تعداد لاکھوں سے ہزاروں رہ گئی -

موقع مناسب سمجھ کر آپنے بکرم سمت ۱۹۳۴ کا چوماسہ جودھپور میں ہی کیا - یہاں آپ نے پبلک میں ویاکھیان کھلے طور پر دینے شروع کئے - آپ کی کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا - کہ بہت سے جین جو غیر مذہبوں کا شکار ہو چکے تھے - واپس آئے - اور جین دھرم پر یقین لائے - صرف چار ماہ کے قلیل عرصہ میں ہی پچاس گھر سے پانسو گھر بن گئے - (کیوں نہ ہو - آپ جیسے مہاتما کے اپدیش سے اگر بھولا ہوا راہِ راست پر نہ آئے تو اور کونسا وقت نصیب ہو سکتا ہے)

چترماس ختم ہونے پر جودھپور سے بہار کیا - اِس سال غضب کی قحط سالی تھی - قلت بارش سے ہر طرف ویرانہ ہی ویرانہ نظر آتا تھا - خاص کر مارواڑ میں تو لوگوں کا بہت ہی بُرا حال تھا - فاقہ کشی سے